

مہمات القرآن میں ایک اہم خطی کتاب

☆ ڈاکٹر احمد خان

مہمات القرآن ایک ایسا مفید علم ہے، جو قرآن کریم میں وارد کلمات، اسماء، اشارے، نزول آیات کے اسباب، طوک، اقوام و مل، مقامات، اشیاء جن کے ضمن میں قرآنی آیات نازل ہوئیں، ان سے بحث کرتا ہے۔ ان مہمات کی اصل یا حقیقت معلوم کرنے میں علماء نے مقدور بھر سعی کی، نتیجہً اختلاف آراء بھی رہا، پھر بھی اس حقیقت کی تلاش میں کئی فضلاء سرگرداں رہے۔

قرآن کریم کی تفسیر کا یہ پہلو، اس میں وارد اسماء کی اصل یا مشار الیہ یا نزول آیات و سور کی مزید توضیح کرتا ہے۔ اس علم کو قرآنی علوم میں ایک خاص مرتبہ حاصل ہے اور اسے قرآن فہمی کے لیے بے حد ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس علم کے بارے میں ایک جید عالم کہتے ہیں:

أن من أشرف علومه ، واطرف مفهومه علم ما أبهم فيه من أسماء الذين
نزلت في أوصافهم الآيات، و كانوا سببا لما فيه من الاخبار
والحكايات^(۱)

۲۔ قرآن کریم میں وارد ایسے مبہم اسماء، کلمات اور اعلام کے بارے میں کوئی ایک واضح بات کہنا بے حد دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ کیوں کہ جن ایسے اسماء سے متعلق قرآن حکیم خود کچھ نہ کہہ رہا ہو اس کے بارے میں مفسرین حضرات میں کیسے اتفاق ہو سکتا

ہے۔ ایسے مبہمات قرآن کریم میں بے شمار وارد ہوئے، بلکہ یوں بھی ہوا ہے کہ ہر عالم کے نزدیک مبہمات اور غیر مبہمات کی تشریح مختلف ہونے کے سبب، ان کے ہاں مبہمات کی مقدار بھی کم و بیش ہوتی رہی ہے۔ کسی عالم کے نزدیک قرآن کریم کا ایک امر مبہم کے زمرے میں آتا ہے تو دوسرے کے ہاں غیر مبہم میں۔ علاوہ میں جن مبہم کلمات یا اسماء کی توضیح و تشریح میں آراء قائم ہوئی ہیں، ان کے مدلول میں بھی علماء کا کافی اختلاف چلا آ رہا ہے۔

مفسرین کے ہاں ایسے مبہمات کی تشریح کرنا بے حد مشکل رہا ہے اور کئی آیات کی تفسیر کے ضمن میں اسباب نزول کے اندر کسی واضح پوزیشن میں نہ ہونے کی وجہ سے کچھ حضرات نے اسباب نزول سے انکڑی کا پہلو نکال لیا ہے، اور ان اضطراری کیفیات کی وجہ سے قرآن کریم کی تفسیر میں اس علم یعنی اسباب النزول کو پیش نظر نہ رکھنے کا مشورہ دیا ہے۔

۳۔ بایں ہمہ اس علم سے انکڑ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ قرآن فنی اور توضیح و تشریح قرآنی میں اس علم کو ابتدائی علم ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس لیے کہ اس علم سے اسلاف کا بڑا گہرا تعلق رہا ہے۔ امام بخاریؒ نے بتایا ہے کہ ابن عباسؓ کہتے تھے کہ: ”میں ایک سال تک اس تک و دو میں رہا کہ حضرت عمر فاروقؓ سے یہ پوچھوں کہ جن عورتوں کے بارے میں ظہر کہا گیا تھا وہ کون کون تھیں۔“ اسی طرح حضرت عکرمہؓ نے بیان کیا ہے کہ اس شخص کا نام معلوم کرنے کے لیے میں نے چودہ سال لگا دیئے جس کے بارے میں قرآن کریم میں آیا ہے ”من یرج من بیثہ مہاجرأ الی اللہ و رسولہ ثم یدرکہ الموت“ (النساء: ۱۰۰) اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس علم سے کس قدر لگاؤ تھا۔ (۲)

۴۔ اس علم میں سبقت کے علاوہ زیادہ علماء کا تعلق اندلس سے ہے۔ ان میں سب سے مقدم ابو زید عبدالرحمن بن الخطیب اہل محمد بن عبداللہ السہلی (ف ۵۸۱ھ) ہیں، جنہوں نے ”کتاب التعریف والاعلام بما ابہم فی القرآن من الاسماء والاعلام“ لکھ کر قرآن کریم کے اس تفسیری پہلو کو اجاگر کیا اور علماء و خواص کو اس طرف متوجہ

(۳) کیا۔

اندلس کے ایک دوسرے عالم محمد بن احمد بن سلیمان الزہری الاندلسی (ف ۶۱۷ھ) نے کتاب التعریف سے مستفید ہو کر یا اسے دیکھے بغیر ایک کتاب لکھی جس کا عنوان ”کتاب البیان فیما ابہم من الاسماء فی القرآن“ تھا۔ (۴)

امام سیبلی کی کتاب کو کھل کرنے کی کوشش ایک اندلسی عالم لن عسکر، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن خضر بن ہارون (ف ۶۲۶ھ) نے کی، اور اپنی اس کتاب کا نام ”التکمیل والاتمام لکتاب التعریف والاعلام“ رکھا۔ اس مضمون میں اسی کتاب کا مختصر تعارف مقصود ہے۔

لن فرقون جو لن عسکر کے معاصر اور ان کے غالباً شاگرد بھی تھے، انہوں نے مالقہ اور الجزیرۃ میں جید علماء سے استفادہ کیا۔ یہ صاحب شمالی افریقہ سے ۶۳۵ھ میں اندلس داخل ہوئے اور امام سیبلی کی کتاب کا لن عسکر کی طرح استدراک لکھا جس کا عنوان تھا ”الاستدراک والاتمام علی السہیلی فی کتابہ التعریف والاعلام“۔ ان صاحب کا کھل نام ابو العباس احمد بن یوسف بن احمد بن یوسف السلمی القفای (ف ۶۶۰ھ) تھا۔ (۵)

اس سلسلے کی اگلی کڑی لن بجلہ، بدر الدین بن محمد بن لہ اہیم بن سعد اللہ (ف ۷۳۳ھ) کی کتاب ”غردالتبیان فیما لم یسم فی القرآن“ ہے جس کے بارے میں علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ یہ کتاب امام سیبلی کی کتاب التعریف اور لن عسکر (جو صحیح لن عسکر ہے) کی کتاب التکمیل کا مجموعہ ہے۔ (۶) مگر حقیقت امر یہ ہے کہ یہ ان دونوں کتابوں کا مجموعہ تو کچھ ان کتابوں کا اختصار بھی نہیں ہے۔ بلکہ لن جماعہ نے لن عسکر کی کتاب سے بہت کم لیا ہے، اور پھر لن جماعہ کے یہ مختصر اقادات بے حد مختصر بلکہ بعض تو صرف اشارے ہی ہیں۔ کہتے ہیں لن جماعہ نے پہلے البیان فی مبہات القرآن لکھی، جو بہت مفصل تھی۔ بعد ازاں اسے مختصر کیا اور یہ غرد البیان کی صورت میں سامنے آئی۔

بلخہ کے ایک جید عالم محمد بن علی بن احمد الاوسی الشہید البلخی (ف ۷۴۶ھ) نے امام سیلی کی کتاب التعریف اور لن عسکر کی کتاب التعمیل دونوں کو جمع کیا، پھر اس میں دیگر اضافات کے علاوہ مزید مبہمات کی توضیحات لکھیں اور کافی تفصیل سے کام لیا۔ ادنیٰ شخصیت ہونے کے باطنی یہ عالم لغوی اور ادبی نکات کے علاوہ بے شمار اشعار اپنی کتاب میں لائے ہیں۔ (۷) اس کتاب کا عنوان تھا: صلة الجمع و عائد التذیل لموصول کتابی الاعلام والتکمیل۔

دسویں صدی ہجری میں علامہ جلال الدین سیوطی (ف ۹۱۱ھ) کہتے ہیں اس علم میں دو کتابیں لکھیں، مگر صرف ایک کتاب ”مفحمت الاقرآن فی مبہمات القرآن“ کے عنوان سے ہمارے سامنے آئی ہے، جو بے حد مختصر ہے۔ (۸)

جلال الدین سیوطی کے شاگرد لن نصر نے اپنے استاد کی کتاب مفحمت الاقرآن کے ذیل کے طور پر ایک کتاب لکھی جس کا عنوان کتاب ”التکمیل والاتمام فی ذیل مفحمت الاقرآن“ تھا۔ (۹)

علامہ الطریخی، فخر الدین بن علی بن احمد بن طریح الرماحی النجفی (ف ۱۰۸۵ھ) نے اس علم میں ایک کتاب بعنوان ”کشف غوامض القرآن“ تالیف کی ہے۔ (۱۰)

عربی زبان کے اس سنہری سلسلے کی آخری کتاب ڈاکٹر عبدالجواد خلف عبدالجواد کی تالیف ہے، جس کا عنوان ”الیاقوت والمرجان فی تفسیر مبہمات القرآن“ ہے۔ (۱۱)

۵۔ ان جملہ تالیفات پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ امام سیلی کے نزدیک مبہمات کی مقدار کم تھی، جبکہ ان کے بعد کے علماء کے ہاں یہ مقدار بڑھتی چلی گئی۔ یہ علمی کمی کی بناء پر ہوا یا علماء کی قرآن فہمی میں کمی کے سبب، یا عامۃ الناس تک قرآنی تعلیمات عام کرنے کے لیے، تاہم جوں جوں زمانہ گزرتا گیا مبہمات میں اضافہ ہوتا گیا۔

ہر کتاب میں مؤلف کے مزاج و علم کا دخل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ علم میں مدون کتب کا بھی یہی حال ہے۔ محمد بن علی البلیسی کی کتاب صلوٰۃ الحجج میں لغوی و ادبی نکات کی کثرت ہے۔ جبکہ لنن جماعہ کی کتاب میں چھوٹے چھوٹے اقادات کی بہتات، جو حد درجہ مختصر ہیں۔ ان کے مقابلے میں علامہ سیوطی کی کتاب تو بے حد مختصر ہے۔ جیسے کہ اوپر بتایا ہے، اندلسی علماء کو اس علم سے زیادہ لگاؤ رہا ہے، چنانچہ انہوں نے جو کتابیں اس میدان میں تحریر کیں، وہ زیادہ جامع، مفصل، مستند اور عمدہ آراء پر مشتمل ہیں۔

—۲—

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، اس موقع پر علم مبہمات کی صرف ایک کتاب التکمیل والایتمام لکتاب التعریف والاعلام کا مختصر تعارف مقصود ہے، جو امام سیہلی کی کتاب پر اضافہ اور اس کا استدراک ہے۔ امام سیہلی کے انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں لنن عسکر نے ان مبہمات کو لیا ہے اور نہ چھوڑا ہے جو امام سیہلی اپنی کتاب میں لے چکے ہیں۔ لایہ کہ ان مبہمات میں کسی قسم کی تاریخ، علمی اور لونی معلومات میں کوئی غلطی وارد ہوئی ہو۔ جن مقامات پر ایسا ہوا ہے لنن عسکر نے متعلقہ سورہ کے آیت میں لفظ ”تنبیہ“ کے تحت ان معلومات کی تصحیح کی ہے۔

۲۔ اس کتاب کے مؤلف ابو عبد اللہ محمد بن علی بن خضر بن ہارون الغسانی، جو لنن عسکر کے نام سے معروف تھے، مالقہ کے قریب ایک گاؤں میں ۵۸۴ھ کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ ابو الججاج بن الشیخ، ابو القاسم بن سجون، ابو الحسن بن الشوری، ابو الخطاب بن واجب، ابو محمد بن القرطبی، ابو علی الرندی اور قاضی عیاض وغیرہ سے کسب علم کیا۔ امام سیہلی کے بیک واسطہ شاگرد تھے۔ مالقہ میں کافی عرصہ تک نائب قاضی کے عہدے پر فائز رہے۔ بعد ازاں قاضی کے عہدے پر ترقی اور اسی منصب پر فائز تھے کہ ۶۳۶ھ میں انتقال کیا۔ التحمیل کے علاوہ چھ سات کتابوں کے مولف ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے شاعر بھی تھے۔ (۱۲) امام سیوطی نے بغیہ الوعاة میں اس جلیل القدر عالم کے بارے میں لکھا ہے :

”کان نحویا، ماہرا، مقرئاً، حجوداً، متوقداً الذہن، متفنناً فی جملہ معارف ذا حظ صالح من رواة الحديث، تاريخياً، حافظاً، فہیماً، مشاوراً، دربا بالفتوى، متین الدین، تام المروءة، سنیاً فاضلاً، معظماً عندالخاصة والعامۃ، حسن الخلق، جمیل العشرة، رحب الصدور، مسارعاً الی قضاء حوائج الناس، شدید الاجمال، محسن لمن آساء الیہ، نفاعاً بمالہ و جاہہ، سمحاً بذات یدہ، متقدماً فی عقد الوثائق، بصیراً بمعاینہا، سریع القلم، والبديہ فی انشا النظم والنثر مع البلاغة“ (۱۳)

اسے جملہ لوصاف کا حامل کوئی اور عالم شاذ ہی ہوا ہوگا۔

۳۔ لنن عسکر نے اپنی کتب التکمیل والانتظام میں قرآن کریم کے مبہم وارد اسماء کو ان کی صفات، کنیت، انبیاء علیم السلام کے مشہور انساب، مذکور ملوک اور بادشاہوں کی مختصر تاریخ، صحابہ کرام، سابقہ اقوام و مل کے قصے، تاریخی تفصیلات، ادبی نکات، لغوی تشریحات، یا جو معلومات مختصر دیکھیں ان کی تفصیل دی ہے۔

اس میدان میں دیگر کتبوں اور اس کتاب میں واضح طور پر فرق یہ بھی ہے کہ ان صاحب کا علمی مرتبہ کافی بلند ہونے کے سبب انہوں نے جو اقادات بڑھائے ہیں، وہ ہر طور مکمل، مستند، اور دلائل سے پر ہیں۔ جن اقادات میں عام علماء میں اختلاف کا پہلو پایا جاتا ہے، ان میں لنن عسکر نے ایک خاص رائے قائم کی ہے۔ جو یونہی سطحی علم کی بناء پر نہیں بلکہ پختہ اور تاریخی دلائل و براہین کے ساتھ مزین ہے۔

کئی اقادات میں غیر مکمل اور دیگر کتب میں غیر موجود، یا متفرق معلومات کو ان صاحب نے مکمل اور یک جا کر دیا ہے۔ جیسے قرآن کریم کی آیت ”یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ“ (سورۃ المائدہ: ۸) کے تحت جملہ مرتدین کے قبائل کا ذکر کیا ہے۔ سورۃ القف میں لنن عسکر نے صرف ایک اقادہ بڑھایا، جبکہ استدراک کے تحت رسول اکرم ﷺ کے کچھ اسماء مبارکہ کی لغوی تشریح کے تحت کئی لفظی و علمی نکات جمع کر دیے ہیں۔ (۱۴)

سورة الانبياء میں امام سہلی نے اپنی کتاب کے اندر کاتبین وحی کے ضمن میں ایک نام الجمل کا انکار کیا ہے، اپنی کتاب میں لنن عسکر اس مقام پر کہتے ہیں: ”وقد رد هذه الرواية وانكرها الطبري وغيره“، پھر اس کے بعد کاتبین وحی کے جملہ اصحاب کا ذکر کر کے باقاعدہ اس کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے جس سے یہ معلومات انہیں دستیاب ہوئی ہیں۔ ایک موقع پر تاریخ عاد مکمل مکر اختصار کے ساتھ دی ہے۔ ایک دو آیات میں ہوا اور شد کی کھمی کے اسماء یک جا بیان کیے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اقادات میں ایسی ایسی معلومات لائے ہیں، جن کے مآخذ اب ناپید ہیں۔

۴۔ اس کتاب کی اہمیت اور مستند ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں لنن عسکر نے بہت سی دیگر تفسیری و ادبی اور تاریخی کتب کے ساتھ ساتھ ان درج ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا ہے۔ (۱۵)

تفسیر کی کتابوں میں تفسیر یحییٰ بن سلام، تفسیر سنید بن داؤد المصیبی، تفسیر عبدالرزاق، ابوالعباس احمد بن عمار المہدوی کی تفسیر التحصیل لفوائد کتاب التفصیل الجامع لعلوم التنزیل، لنن عطیہ الاندلسی کی المحرر الوجیز فی تفسیر الكتاب العزیز، علامہ زحفری کی تفسیر الکشاف، ابو بکر بن ابی داؤد تفسیر، تفسیر الطبری اور لنن عزیز کی غریب القرآن۔

علوم القرآن میں ابو طاہر کی مشکل اضممار القرآن، لنن الطرف کی کتاب القصص والاسباب التي نزل فيها القرآن، لنن عدی کی ناسخ القرآن و منسوخه، عبدالقاهر الجرجانی کی نظم القرآن۔

کتب حدیث میں صحیح مسلم، صحیح البخاری، سنن ابی داؤد، سنن الترمذی، الموطا لابن مالک، اور لنن الجارود کی المنتقى۔

علوم الحدیث میں ثعلب بن قاسم کی الدلائل، ابو عبید المروری کی کتاب الغریبین، اور لنن العریفی کی القبس۔

کتاب السیرۃ میں لنن اسحاق کی السیرۃ النبویۃ ، اس کی شرح الروض الانف
تالیف امام السہلی، لنن عبدالبر کی الاستیعاب، اور الواقدی کی کتاب المغازی۔
احوال و عمومی تاریخ میں قاضی ابو الفضل کی اکمال المعلم، ابو نعیم الاصبہانی کی
حلیۃ الاولیاء، لنن تھیہ کی کتاب المعارف، ابو حاتم البستانی کی کتاب المعمرین، کتاب
البدء تالیف ابن ابی خیشمہ، تاریخ الطبری، کتاب المعجز، لابن حبیب۔
نسب میں النضر بن شمل کی کتاب المثالب، زہر بن بکر کی کتاب نسب
قریش و اخبارہا۔

ادب و لغت کی کتابوں میں امالی الزجاجی، امالی القالی، لنن الانباری کی کتاب
الزاهر، الترییدی کی مختصر العین، مقامات الحریری، لنن درید کی کتاب الاشتقاق۔
ان کتب کے علاوہ لنن عسکر نے اس علم میں کئی دیگر کتابوں سے استفادہ کرتے
ہوئے قطرب، ثعلب، ابن الانباری، ابن جنی، ہشام بن محمد بن الکلبی،
المسعودی، ابن بطلان، ابن بشکوال کی تاریخی اور ادبی و لغوی تالیفات سے مدد لی ہے۔

—۳—

علم مبہات القرآن کی اس اہم کتاب کے تین خطی نسخوں کا مجھے علم ہوا ہے۔ ان
میں سے سب سے اچھا نسخہ، جو خط مغربی میں ہے، دارالکتب المصریہ میں ۷۶۲ تفسیر میں
ہے۔ یہ نسخہ صحت لفظی کے اعتبار سے بہت عمدہ ہے۔ کسی جید عالم کے ہاتھ کی تحریر
معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ اس میں لغوی یا دیگر غلطیوں کے نہ ہونے سے پتہ چلا ہے مگر
افسوسناک امر یہ ہے کہ اس کے آخر میں اور درمیان سے کچھ ورق ضائع ہو گئے ہیں، جن
کی وجہ سے یہ نسخہ ناقص ہے۔

اس کتاب کا دوسرا خطی نسخہ، جو ویسے تو مکمل ہے، مگر کئی مقامات پر غیر واضح اور
غلط سلاط سا لکھا ہوا ہے۔ اس نسخے کا کاتب، جس کا نام عبدالرحمن بن ابی بکر بن عبداللہ بن
سعید الجولنی ہے، صحت لفظی کا خیال نہیں رکھتا، چنانچہ کئی جگہوں پر عبارتیں مبہم اور املاء
کی اغلاط سے پر ہیں۔ شہید علی پاشا کلیکشن استنبول کے اس نسخے میں کئی جگہوں پر حواشی بھی

ہیں۔

دارالکتب الظاہریہ دمشق میں ۱۲۴۲ تفسیر پر موجود نسخہ جسے محمد بن عمر بن الزہار کے قلم نے ۷۷۳ھ میں تحریر کیا تھا، پتہ نہیں کیا معاملہ ہے، اس وقت دارالکتب الظاہریہ میں موجود نہیں ہے۔

استاد مکرم علامہ عبدالعزیز المیمنی بھی اس کتاب کی اہمیت کو سمجھتے تھے انہوں نے اپنی ”مذکرات“ میں اس کتاب کا ایک نسخہ عاشر آفندی استنبول میں ذکر کیا ہے، مگر اس نسخے کا وجود اب کہیں نہیں ملا۔ یا تو یہ نسخہ وہی ہے جو شہید علی پاشا کلیکچن میں ہے، یا پھر اگر یہ نسخہ عاشر آفندی کلیکچن میں تھا تو اب وہاں موجود نہیں ہے۔

—۴—

اس مفید قرآنی علم کے سنہری سلسلے کی کتابوں میں سے امام سیوطی کی کتاب التعریف والاعلام ایک سے زیادہ مرتبہ چھپ چکی ہے۔ لنن جماعہ کی غرالتبیان بھی ڈاکٹر عبدالجواد خلف عبدالجواد کی تحقیق کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔ علامہ سیوطی کی مختصر کتاب بھی عرصہ ہوا قاہرہ سے چھپی تھی۔ محمد بن علی البلبسی کی کتاب صلاۃ الجمع و عائد التذییل دو جلدوں میں بیروت میں چھپ گئی ہے۔ سب سے آخری کتاب ڈاکٹر عبدالجواد کی الیا قوت والمرجان بھی چھپی ہے۔ علاوہ بریں لنن عسکر کی التعمیل والاطمات کی طباعت کے بدلے میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب میں طبع ہو رہی ہے یا پھر ہو گئی ہے۔

حواشی و تعلیقات

۱۔ التکمیل والاطمات لکتاب التعریف والاعلام : فقرہ ۴

۲۔ کتاب التعریف والاعلام : ص ۸-۹

۳۔ دیکھئے الاعلام : ۳/۳۱۳

- ۳۔ اشارة التعيين فى تراجم النحاة واللغويين : ص ۲۹۶
- ۵۔ معجم المفسرين : ۷۶۵-۷۶۷
- ۶۔ مفتحات القرآن : ص ۲
- ۷۔ صلة الجمع وعائد التذييل : مقدمہ
- ۸۔ مفتحات الاقران : مقدمہ
- ۹۔ ايضاح المكنون : ۳۱۷/۱
- ۱۰۔ معجم مصنفات القرآن الكريم : ۱۳۳/۳، ۱۹۰/۳، ايضاح المكنون : ۳۶۳/۳
- ۱۱۔ معجم مصنفات القرآن الكريم : ۱۹۰/۳
- ۱۲۔ اس جلیل القدر عالم کے لیے دیکھئے : التكملة لكتاب الصلة : ۶۳۱-۶۳۲، الاحاطة فى اخبار غرناطة : ۱۷۲/۲، ۱۷۳، ۱۷۴، سير اعلام النبلاء : ۶۶/۲۳، تاريخ قضاة الاندلس : ص ۱۲۳، بغية الوعاة : ص ۷۶
- ۱۳۔ بغية الوعاة : ص ۷۶
- ۱۴۔ میری تحقیق کردہ اس کتاب کا فقرہ نمبر ۱۳۲، ۲۵۸، ۲۶۷، ۳۳۵، ۵۰۳، ۵۶۱-۵۶۲
- ۱۵۔ ان جملہ تالیفات کا ذکر لن عساکر نے اپنی کتاب کے اندر اور آخر میں کیا ہے، دیکھئے فقرہ نمبر ۶۲

مصادر و مراجع

- ۱۔ الاحاطة فى اخبار غرناطة ، تالیف لسان الدين ابن الخطيب ، تحقیق محمد عبداللہ عثمان ، القاهرة : مكتبة الخانجي ، ۱۹۷۳م
- ۲۔ اشارة التعيين فى تراجم النحاة واللغويين ، تالیف عبدالباقی بن عبدالمجید الیمانی ، تحقیق الدكتور عبدالمجید الوہاب ، الرياض : مركز الملك فيصل للبحوث والدراسات الاسلامیة ، ۱۹۸۶م
- ۳۔ الاعلام : قاموس تراجم لاشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربين والمستشرقين ، تالیف خير الدين الزركلى ، طبعة ثانية وخامسة
- ۴۔ ايضاح المكنون ، تالیف اسماعیل البغدادی ، استنبول : وكالة المعارف ، ۱۹۳۵م
- ۵۔ بغية الوعاة ، تالیف جلال الدين السيوطي ، القاهرة : مطبعة السعادة ، ۱۳۲۶ھ

- ٦- تاريخ قضاة الاندلس، تاليف ابى الحسن على بن عبدالله بن الحسن النباهي، تحقيق ليفى يروفتسال، القاهرة: دارالكاتب المصرى، ١٩٣٨م
- ٧- التعريف والاعلام بما ابهم فى القرآن من الاسماء والاعلام، تاليف ابى القاسم السهيلي، عناية محمود ربيع، القاهرة: مكتبة صبيح، دون تاريخ-
- ٨- التكملة لكتاب الصلة، تاليف ابن الابار، تحقيق عزت عطار الحسيني، القاهرة: مطبعة السعادة، ١٩٥٦م
- ٩- التكميل والاتمام لكتاب التعريف والاعلام، تاليف ابى عبدالله محمد بن على بن خضر بن هارون بن عسكر، تحقيق ذاكتر احمد خان، تحت الطبع-
- ١٠- سير اعلام النبلاء، تاليف شمس الدين الذهبي، تحقيق نخبة من العلماء، بيروت: مؤسسة الرسالة، ١٩٨٢م-١٩٨٥م
- ١١- صلة الجمع و عائد التنزيل، تاليف محمد بن على بن احمد الادسي الشهيد البلنسي، طبعة بيروت، مجلدان
- ١٢- معجم مصنفات القرآن الكريم، تاليف الدكتور على شولخ اسحاق، الرياض: دارالرفاعي، ١٩٨٣م
- ١٣- معجم المفسرين، من صدر الاسلام حتى العصر الحاضر، تاليف عادل نويهض، بيروت: مؤسسة نويهض الثقافية، ١٩٨٦م
- ١٤- مفحات الاقران فى مبهمات القرآن، تاليف جلال الدين السيوطي، القاهرة: مطبعة السعادة، ١٣٢٦هـ-



© rasailojaraid.com